بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | اتوار ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، ۱۹ تبوک ۱۳۶۱ ہش، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۸ تبوک ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قدرے بہتر ہے۔ تاہم کمزوری ابھی باقی ہے احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

جماعت احمدیہ ہمارے درمیان رواداری اور بھائی چارہ پیدا کرنا چاہتی ہے

مسجد بشارت میں تمام دن آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا

اس مسجد کے قیام کا مقصد اندلس کو روحانی طور پر جیتنا ہے ○ امام جماعت احمدیہ

سپینش قوم محبت کے علاوہ اور کسی ہتھیار سے نہیں فتح کی جا سکتی

سپین کے اخبارات میں مسجد بشارت کے افتتاح کا وسیع پیمانہ پر چرچا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت سپین کے افتتاح پر سپین کے اخبارات نے بڑی تفصیلی خبریں دی ہیں جن میں افتتاح کی خبر، اداریے، فیچر اور جماعت احمدیہ کے بارے میں بعض تفاصیل کا ذکر کیا ہے۔ ایک اخبار لاؤز دے قرطبہ یعنی قرطبہ کی آواز نے نصف درجن مضامین اور خبریں وغیرہ شامل کی ہیں اور دوسرے اخبار "قرطبہ" نے پانچ خبریں شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد بشارت کے افتتاح کی تقریب کے فوٹو، نمازیوں کی تصاویر بھی شائع کی ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی ہے۔

ان دونوں اخبارات کے مضامین وغیرہ کا ترجمہ مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سپین کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

LA VOZ DE CORDOBA

(لاؤز دے قرطبہ)

قرطبہ کی آواز (آزاد اخبار)

۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

سرورق کی خبر

"احمدیوں نے اپنی مسجد کا افتتاح کر دیا"

کل اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھوں سے

کل عالمگیر جماعت احمدیہ نے اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد کے ہاتھ سے پیدرو آباد میں اپنی مسجد بشارت کا افتتاح کر دیا ہے۔ بشارت کے معنی ایسی مسجد کے بیان کئے جاتے ہیں جو خوشکن خبریں دینے والی ہو۔ یہ مسجد قرطبہ میں ۷۰۰ سال کے بعد تعمیر ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔

اس تقریب میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے اراکین اور مقامی آبادی پیدرو آباد اور مضافات کے باشندوں..... نے شمولیت کی۔ قرطبہ کے انچارج پادری بالے ریانو اور دین فزکس کے نوبل انعام یافتہ عبدالسلام اور یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر جناب محمد ظفر اللہ خان نے بھی شرکت فرمائی۔

صفحہ ۲ اداریہ

پیدرو آباد میں مسجد

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کل بے پناہ جذبات کے ساتھ پیدرو آباد میں مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح فرمادیا۔ یہ ایک تاریخی اہمیت کی تقریب تھی۔ کیونکہ یہ مسجد قرطبہ میں ۷۰۰ سال کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ آزادیٔ ضمیر و مذہب کے قربان جائیے کہ اس قانون کی حفاظت آئین میں موجود ہے۔ اسی کی وجہ سے ایک صحت مند سوسائٹی میں اس قسم کی رواداری اور باہمی احترام کی تقریب انعقاد پذیر ہوئی۔ اور اس قانون کے تحت نئی نسل کے لئے تنوع بنوع سیاسی اور مذہبی خیالات کا دروازہ وا ہو رہا ہے۔

پیدرو آباد کی مسجد بلاشک جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے اور اس کے افتتاح کی تقریب میں..... پاکستانی و دیگر افراد شامل ہوئے ہیں جو کہ تمام دنیا سے تشریف لائے تھے۔ اس جماعت کی اہم شخصیات میں سے دنیائے سائنس

باقی صفحہ پر

تحریک دعائے خاص

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:۔

میرے داماد عزیزم مرزا مجید احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دل کا اپریشن ۱۶ ستمبر کو پورٹ لینڈ میں ڈاکٹر آفتاب صاحب نے کرنا تھا ایک دن پہلے انجوگرافی کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ چار آرٹریز بند ہو رہی ہیں جس کے نتیجہ میں انہوں نے فوری اپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزم مجید احمد کے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لیے بہت دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ اسے واپس لائے۔ میں خود بھی بیمار ہوں۔ ان کے اپریشن کی وجہ سے فکر ہے اور لازمی طور پر میری صحت پر بھی اس کا اثر پڑا ہے بہت دعائیں کریں۔ میں ساری جماعت کو دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔

حضرت سیدہ مزید فرماتی ہیں:۔

"ابھی امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم مرزا مجید احمد کے دل کا اپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ اطلاع آنے کے وقت تک وہ اپریشن تھیٹر میں ہی تھے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرزا مجید احمد کو مکمل صحت عطا فرمائے کسی قسم کا کوئی نقص باقی نہ رہے۔ لمبی اور نفع رساں زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

• مکرم سید محمد باقر صاحب خوشنویس ربوہ تین چار روز سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

اور مکرم احمد حسین صاحب کاتب الفضل کو ۱۷ ستمبر کو سانس کی شدید تکلیف ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ صاحب فراش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (شیخ عبدالماجد خوشنویس الفضل ربوہ)

• مکرم صوبیدار کرم دین صاحب حال مقیم لنڈن کے متعلق اطلاع موصول ہوئی کہ انہیں برین ہیمرج کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے صوبیدار صاحب موصوف ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (سید منیر احمد باہری ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

درس الحدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ شرک کی وہ قسم ہے جو انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے

احمدیوں کو جھوٹ کے خلاف بہت عظیم الشان جہاد کرنا چاہیئے

سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہر نیکی کی جڑ اور اس کی بنیاد سچائی پر ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ کا الزام لگانے والی باتیں دراصل نہایت اعلیٰ درجہ کی سچائیاں ہیں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹ جولائی ۱۹۸۲ء بعد نماز فجر بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِندَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (الحج آیت: ۳۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

(بخاری و مسلم)

جو آیت میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو بھی ان چیزوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تعظیم کرتا ہے جن کو اللہ نے محترم قرار دیا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اللہ کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چوپائے حلال کر دیئے ہیں سوائے ان کے جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اور تم ہر ناپاک چیز سے بچو بتوں کے ذریعہ جو ناپاکی ہے یعنی شرک اس سے بچو۔ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ اور جھوٹ سے بچو۔

حدیث کا ترجمہ

حضرت ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں تین بڑے گناہوں سے خبردار نہ کروں؟ صحابہؓ جو آپؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ ضرور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ الاشراک باللہ۔ پہلا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ خدا کا شریک ٹھہرایا جائے دوسرا یہ کہ والدین کی نافرمانی کی جائے اور ان کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تیسرا کہنے سے پہلے راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جوش سے فرمایا۔

وقول الزور۔ اور جھوٹ سے بچو۔ فما زال یکررھا۔ آپؐ کہتے چلے گئے قول الزور۔ قول الزور۔ قول الزور۔ قول الزور یہاں تک کہ ہم نے کہا۔ کاش۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو دوہرانا بند فرما دیں۔

سب سے بڑا گناہ

پس سب سے زیادہ زور ان تینوں میں سے جھوٹ پر جو دیا گیا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ بات یہ ہے کہ جھوٹ شرک کی وہ قسم ہے جو انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ کچھ مشرک تو وہ ہیں جو بتوں کو سامنے رکھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جنہوں نے دنیا کے ارباب کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں کچھ بدمذہب لوگ ہیں۔ کچھ بظاہر توحید پرست لوگ ہیں۔ ان سب کا مشرک خدا عملاً جھوٹ ہے اور اس سے بڑا جھوٹا خدا کبھی دنیا میں پوجا نہیں گیا جتنا جھوٹ کو پوجا جاتا ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی میں خود پاکستان میں جو ایک اسلامی مملکت ہے، اس کثرت سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ ہماری گلیوں میں۔ ہمارے گھروں میں۔ ہماری عدالتوں میں۔ ہمارے محکموں میں۔ ہمارے اخبارات میں۔ نعرے بھی جھوٹے ہیں۔ زندگی جھوٹی ہے۔ قول کا اور فعل کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں ہے۔ تو سب سے بڑی شرک کی جو جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا تصوراتی بت موجود ہیں وہاں جھوٹ کا ہی مقام ہے۔ اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جھوٹ کو اور شرک کو اکٹھا بیان فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی شرک کے ساتھ جھوٹ کے مضمون کو باندھ کر بیان فرمایا۔

جھوٹ سے بچنے کی ایک بے نظیر مثال

اگر ہم اپنے نفس کا تجزیہ کریں۔ اپنی گزشتہ زندگی پر نظر ڈالیں تو ہر شخص کی زندگی میں بکثرت ایسے واقعات نظر آئیں گے جہاں بچنے کے لیے اس کو جھوٹ کے سہارے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ کتنے ہیں جنہوں نے اس وقت جھوٹ کا سہارا نہیں لیا۔ چند مثالیں بڑے فخر کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں اور گویا وہ ساری اجتماعی زندگی کا ماحصل ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے کہ حضرت (اقدس ..... ناقل) نے جب ایک موقع ایسا آیا کہ جہاں غلط بیانی کے ذریعہ یا احتراز کے ذریعہ اصل جواب دینے سے بچ سکتے تھے۔ آپ نے اپنے مقام کی پرواہ نہیں کی۔ لوگوں کی جگ ہنسائی کی پرواہ نہیں کی اور فرمایا کہ بہر حال میں سچ بولوں گا۔ اس کے نتیجہ میں جو کچھ بھی ہو ٹھیک ہے۔ یہ بظاہر ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ لیکن جھوٹ کی جو اپنی حیثیت ہے اور اس کا گناہوں میں جو مقام ہے وہ موقع و محل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ جتنا بڑا ابتلا ہو۔ جتنا بڑا شخص اس میں ملوث ہو اتنا ہی اس موقع پر جھوٹ کو بھی کبائر میں سے بہت اونچا مقام حاصل ہو جاتا ہے خواہ وہ چھوٹا سا جھوٹ ہو اور اس سے بچنے کے موقع پر بھی اس شخص کو بہت بڑی عظمت حاصل ہو جاتی ہے جو ایسے موقع پر جھوٹ سے بچتا ہے۔ اس لیے یہ بات کبائر میں سے سمجھنے والی ہے کہ ہر کبیرہ گناہ ایک حیثیت کا نہیں ہوتا خاص طور پر جھوٹ ایسا ہے جو چھلاوے کی طرح رنگ بدلتا

رہتا ہے۔ اس کے مختلف پہلو ہیں۔ بعض جھوٹ ایسے ہیں یا جھوٹی قسمیں ایسی ہیں جو عادتاً انسان کھاتا رہتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا اُن قسموں پر جو لغو ہیں، ہم تمہیں نہیں پکڑیں گے۔ لیکن جب تم سنجیدگی سے بطور عبادت کے جھوٹ کو اختیار کرو گے۔ میرے سوا ایک معبود بنا لو گے اور اس کے ذریعہ بچنے کی کوشش کرو گے تو پھر ہم تمہیں پکڑیں گے۔

جھوٹ کے خلاف عظیم الشان جہاد

پس جھوٹ کا آغاز لغویات سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن بڑھتے بڑھتے بعض جھوٹ اتنا بڑا شرک بن جاتے ہیں کہ ایک ہی جھوٹ انسان کی ساری زندگی کو ہلاک کرنے کے لیے کافی ہو جاتا ہے اگر بچپن سے اولاد کی تربیت نہ کی جائے اور اپنے ماحول کو بار بار جھوٹ کے خلاف متنبہ نہ کیا جائے تو رفتہ رفتہ ساری سوسائٹی اتنی جھوٹی ہو جاتی ہے کہ ہر خطرہ کے مقام پر سوسائٹی کا تقریباً ہر فرد لازماً جھوٹے خدا یعنی جھوٹ کی عبادت کر رہا ہوتا ہے۔ ایسے کتنے لوگ ہیں اس ملک میں جو عدالتوں میں سچی گواہی دیتے ہیں۔ ایسے کتنے لوگ ہیں کہ جو زندگی کے عام حالات میں سچ بولتے رہتے ہیں لیکن جب ان کو واقعتہً اپنے بچنے کا سوال پیدا ہو تو وہ جھوٹ سے پرہیز کر جائیں۔ ہمارے ملک میں یہ ہماری تربیت میں داخل نہیں ہے کہ سچائی کو اختیار کریں۔ اس کے برعکس بعض لامذہب لوگ یا ادنیٰ مذاہب سے وابستہ ہونے والی ایسی قومیں ہیں جن کا جھوٹ اور سچ کا معیار ہم سے بلند تر ہے۔ اس لیے احمدیوں کو جھوٹ کے معاملہ میں تو بہت عظیم الشان جہاد کرنا چاہیئے اور یہ جہاد گھروں سے شروع ہوگا۔ سب سے بڑی بدقسمتی اُن بچوں کی ہوتی ہے جن کی مائیں جھوٹ بول کر اُن کو بہلاتی ہیں۔ وہاں سے جھوٹ کا آغاز ہو جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا تھا بظاہر وہی لغویات ہیں اور اس وقت ماں بھی یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ جھوٹ کوئی ایسا جھوٹ تو نہیں ہے جو مجھے گناہگار کر رہا ہے۔ بچہ رو رہا ہے میں نے اس کا دل بہلا دیا ہے۔ میں نے کہا اچھا ابھی ابا آ رہے ہیں چیجی لے کر۔ ابھی فلاں آ رہا ہے تمہارے لیے فلاں مٹھائی لے کر۔ ابھی میں پیسے دوں گی۔ یہ اس قسم کے جھوٹ ہیں جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تھا کہ ہنڈیا اُبل رہی تھی اور ماں بچوں کو بہلا رہی تھی کہ دیکھو ہنڈیا سے اب اُبلنے کی آواز آ رہی ہے۔ بھوکے تو تم ہو لیکن ابھی کھانا پک جائے گا۔ ایک وہ بھی جھوٹ تھا۔ تو یہ وہ ادنیٰ لغویات کی قسم کے جھوٹ ہیں۔ لیکن جہاں یہ جھوٹ بولے جاتے ہیں وہاں بچے بڑے ہوتے ہیں اِسی جھوٹ کے ساتھ اور پھر وہ یہ فرق نہیں کیا کرتے کہ یہ لغو جھوٹ تھا۔ یا حقیقی جھوٹ۔ وہ عادی ہو جاتے اور جو ایک دفعہ جھوٹ کا عادی ہو جائے اسکی ساری زندگی عملاً شرک میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

پس ہم کہتے تو یہ ہیں کہ ہم موحد ہیں۔ لیکن روزمرہ کی زندگیوں میں جو بُت داخل ہو چکے ہیں اگر ان بتوں کو توڑنے کے لیے جہاد نہیں کریں گے تو موحد کیسے کہلائیں گے اور سب سے زیادہ جہاد کی ضرورت اس سوسائٹی میں ہے جس میں ہم پیدا ہوئے ہیں یعنی ہمارے ملک میں اور ایسے بدقسمت اور بھی بہت سے پسماندہ ملک ہیں جن پر جھوٹ پوری طرح چھا چکا ہے۔ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب سے اہم اور بنیادی سبق

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ وَالْجَھْلَ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ (بخاری کتاب الادب باب قول اللہ : واجتنبوا قول الزور)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ ہی نہیں چھوڑتا اور جھوٹ کے مطابق اس کی زندگی کا عمل بھی جھوٹا ہو جاتا ہے اور جو جہالت سے باز نہیں آتا تو اللہ کو کیا حاجت ہے کہ وہ اس کی خاطر کھانا بھی چھوڑ دے اور پینا بھی چھوڑ دے۔

پس رمضان شریف میں بھی سب سے اہم اور بنیادی سبق سچائی ہے۔ اگر انسان سچا ہو اس کا عمل سچا ہو جاتا ہے اگر انسان جھوٹا ہو اس کا عمل جھوٹا ہو جاتا ہے اور ایسے روزہ دار کو روزہ کوئی فائدہ نہیں دیتا کیونکہ خدا کو آپ کا بھوکا رکھنے یا پیاسا رکھنے سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔

ہر نیکی کی بنیاد

عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا (بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ یعنی ہر نیکی کی جڑ اور اس کی بنیاد سچائی پر ہے اور ہر نیکی انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص جو سچائی کے رستے پر چل پڑتا ہے وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ جھوٹ فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جھوٹ سے فسق و فجور کا دروازہ کھلتا ہے وان الفجور یھدی الی النار اور فسق و فجور آگ کی طرف لیجاتے ہیں اور وہ شخص جو معمولی سمجھ کر جھوٹ بولنا شروع کر دیتا ہے ایک مقام اُس پر ایسا آجاتا ہے کہ خدا کے نزدیک وہ کذاب لکھا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری برائیوں کی جڑ

ایک اور حدیث ہے جس میں اس بات کی تشریح موجود ہے کہ کیوں جھوٹ ہی ساری برائیوں کی جڑ ہے اور سچائی نیکی کی جڑ ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ میں بہت بُرا آدمی ہوں۔ دنیا کی جو برائیاں ہیں وہ مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ مگر مجھ میں توفیق نہیں ہے کہ میں ایک سے زیادہ نیکی اختیار کروں تو حضور مجھ پر رحم فرماتے ہوئے نیکی کی ایک بات مجھے بتا دیں میں وہ اختیار کر لوں گا۔ یہ میں وعدہ کرتا ہوں۔ اور زیادہ نیکیاں مجھ سے نہیں ہو سکتیں۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو دنیا میں تزکیہ کے لیے تشریف لائے اور مزکیوں کے بادشاہ تھے۔ آپؐ کو تو کوئی اس طرح دھوکا دے کے بچ کے نہیں نکل سکتا تھا۔ آپؐ نے اسی طرح سادگی سے فرمایا۔ ہاں ایک ہی بات تمہیں بتاتا ہوں وہ تم اختیار کر لو۔ اُس نے کہا بہت اچھا۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دو۔ اسکی روایت ہے کہ میں یہ نصیحت لے کے چلا گیا کہ چلو شکر ہے بڑی جلدی چھٹی ہو گئی۔ ایک جھوٹ ہی تو چھوڑنا ہے۔ باقی میں اسی طرح چوریاں کرتا رہوں گا۔ گناہوں میں ملوث رہوں گا۔ چنانچہ وہ رات اُٹھا۔ چوری کی نیت سے جانے لگا تو اُس کو خیال آیا کہ میں تو بدنام چور ہوں۔ صبح لوگ اگر مجھ سے ہی پوچھیں گے کہ رات والی چوری میں آپ تو ملوث نہیں تھے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وعدہ کر بیٹھا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولوں گا تو وہاں جو جوتیاں کھانی ہیں اُس سے بہتر یہی ہے کہ آرام سے گھر میں سوئے رہو۔ چنانچہ اُس کو ایک کے بعد دوسرے گناہ کا خیال آتا رہا اور ہر دفعہ یہ وعدہ اس کے کام آیا کہ میں سچ تو بولوں گا۔ پس عملی زندگی میں اس کی تصویر بھی ملتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال ہیں یا قرآن کریم کی آیات ہیں۔ صحابہؓ کی زندگی میں یہ سارے کے سارے تصویروں کی شکل میں موجود ہیں اور یہ واقعہ بھی اسی سے تعلق رکھتا ہے۔

منافق کی نشانیاں

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰیۃُ المنافق ثلٰث اذا حَدَّث کَذَب واذا وَعَدَ اَخْلَفَ واِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق)

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے مخالفت کرتا ہے وعدہ کی یعنی وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کر جاتا ہے یہ تینوں دراصل جھوٹ ہی کی قسمیں ہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے پہلے فرمایا (حدیث اوپر گزر چکی ہے) کہ جھوٹ اور جھوٹ پر مبنی عمل سے بچو۔ پس قول الزور یعنی حدث کذب کی رُو سے جھوٹ کی عملی شکلیں یہ بنتی ہیں کہ جب وہ بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کر جاتا ہے۔ اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو بد دیانتی کر جاتا ہے۔

ایک کسوٹی ۔ ایک مہر

ایک دفعہ افریقہ کے ایک ملک میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کا بہت سخت اختلاف اس بات پر ہوا کہ کون سچا مومن ہے اور کون منافق ہے۔ چنانچہ کچھ غیر قوموں میں سے لوگ منتخب کیے گئے جو وہاں کے چوٹی کے لوگ تھے اور یہ بحث اُن کے سامنے ہوئی کہ دونوں فریق یہ ثابت کریں کہ کون سچا مومن ہے اور کون منافق ہے۔ تو احمدیوں نے یہی دلیل پکڑی اور اسی دلیل پر جیت گئے۔ ان کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا یہ ساری سوسائٹی موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمت کو ایک کسوٹی دے دی ہے کہ منافق وہ ہوتا ہے کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے یہاں احمدی ہیں۔ جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے احمدی ہیں اور امین بھی سب سے زیادہ احمدی ہیں تو جج نے فیصلہ میں لکھوایا کہ یہ دعویٰ بالکل درست ہے۔ ان تینوں خوبیوں میں احمدیوں کا دوسری قومیں مقابلہ نہیں کر سکتیں اس لیے یہ منافق نہیں ہیں۔ اور کوئی ہو یا نہ ہو۔

پس یہ حدیث ہماری پہچان ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں آپ جتنی دفعہ جھوٹ بولیں گے یا وعدہ خلافیاں کریں گے یا نعوذ باللہ من ذالک امانت میں خیانت کریں گے تو ہر دفعہ یہ حدیث منافق کی مہر اُوپر لگا رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی بدحالت میں نہ کھڑا کرے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مہر سے اُس پر فتویٰ لگا رہے ہوں کہ یہ منافق ہے

حضرت ابراہیمؑ کے بارہ میں ایک حدیث

یہ ساری حدیثیں ایک طرف جن میں جھوٹ کے متعلق ایسی نفرت پیدا کی گئی ہے اور قرآن کریم کی وہ آیات جن میں جھوٹ کے خلاف بہت ہی شدت کے ساتھ تعلیم دی گئی ہے۔ اور ایک اور حدیث اس طرف کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْھُنَّ فِیْ ذَاتِ

اللہ قولہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقولہ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا۔
(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا۔
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تین جھوٹ بولے اور ان میں سے دو خدا تعالیٰ کی ذات پر تھے۔ اور اس کی مثالیں دیتے ہوئے قرآن کریم کی آیات
اِنِّیْ سَقِیْمٌ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا کا حوالہ دیا۔

یہ حدیث بہت مبحث بنی ہوئی ہے۔ بہت سے پرانے علماء نے حکمت کو ہاتھ سے چھوڑ کر یہ تسلیم کر لیا کہ گویا نعوذ باللہ من ذالک واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ قرآن جس کی تعلیم کا ایک ٹکڑا میں پہلے پیش کر چکا ہوں وہ جھوٹ اور سچ کے درمیان صلح کی کوئی بھی ایسی گنجائش نہیں چھوڑتا کہ کسی کو ایک ذرا بھی وہم آ سکے کہ یہاں جھوٹ کی اجازت ہوگی۔ اور وہ احادیث نبویہ جن کا ذکر گزر چکا ہے (اس قسم کی بکثرت دوسری احادیث بھی ہیں وہ بھی) اسکی کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہنے دیتیں۔ تو اس کے مقابل پر پھر اس حدیث کے کیا معنے ہیں۔ کیا حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو صدیق نبیاً کہلاتے تھے۔ نبیوں میں سے بھی چوٹی کے سچ بولنے والے تھے۔ اب اگر انہوں نے بھی تین جھوٹ بولے تو غیر نبی کہہ سکتا ہے کہ ہم دو تین سو بول لیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ نبیوں میں سے بھی چوٹی کے صدیق نے بھی تین جھوٹ بولے تھے اور وہ بھی خدا پہ بولے تھے تو ہم بندوں پہ بول لیں تو کیا فرق پڑتا ہے وہ لوگ جو اعلیٰ مقام کے مومن نہیں ہیں وہ تو کہہ سکتے ہیں کہ پھر ٹھیک ہے تین چار ہزار بول لیں اگر سال بسال تو کیا فرق پڑ جاتا ہے اور یہی ہو رہا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسا قول منسوب ہو جو آپ کی ساری تعلیم کی جڑیں کاٹ دے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ واضح طور پر غلط ہے۔ اس لیے اس کا حل کیا ہے اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ پہلا حل تو یہ ہے کہ دراصل اس حدیث میں بھی دو باتیں ہیں جو یقینی ہیں کیونکہ قرآن کریم کا حوالہ موجود ہے اور قرآن کریم کا حوالہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جھوٹا ثابت نہیں کرتا بلکہ سچا ثابت کرتا ہے اس لیے قرآن کے حوالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حفاظت فرمائی ہے نہ کہ جھوٹا قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس حوالہ میں

اِنِّیْ سَقِیْمٌ اور بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا کے الفاظ دو واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم یہ گواہی دیتا ہے کہ

تِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰھَآ اِبْرٰھِیْمَ (الانعام آیت ۸۴)

کہ یہ ہماری وہ حجت ہے جو ہم نے ابراہیمؑ کو عطا کی تھی۔ پس اگر یہ جھوٹ ہے کو پھر خدا نے خود ابراہیم علیہ السلام کو جھوٹ بلوایا اور جھوٹ سکھایا اور بڑے فخر سے قرآن کریم میں بیان فرمایا کہ یہ ہماری عطا کردہ حجتیں تھیں۔ تو پھر اس کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے۔ اس لیے جس کو خدا نے اپنی حجت قرار دیا اس کے متعلق جھوٹ کا وہم بھی غلط ہے۔ پھر اس حدیث کے کیا معنے ہیں۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں پر طعن فرما رہے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر طعن کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ صدیقاً نبیاً کی ساری زندگی کی چھان بین کر کے تم نے کُل تین جھوٹ ہی تو نکالے تھے۔ تو بقول تمہارے جو جھوٹ ہیں ان کی یہ کیفیت ہے کہ وہ تو اعلیٰ درجہ کے دلائل ہیں اور علم کلام میں اس طرح بات کا کرنا کہ کہنے والے کو یقین ہو کہ اگلا میری اس بات کا یقین نہیں کرے گا۔ بلکہ اپنی بیوقوفی کی طرف متوجہ ہوگا اس کو جھوٹ نہیں کہتے بلکہ یہ علم کلام کی چوٹی کی صنعت ہے۔ یہ دونوں مثالیں اس قسم کی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ بل فعلہ کبیرھم ھذا تو اوّل تو اس کا جو وقفہ ہے وہ کہاں کیا جائے یہ ایک الگ بحث ہے۔ فی الحال میں اس میں نہیں پڑتا۔ یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ آپ نے فرمایا "یہ ہے بڑا جس نے توڑا ہے" تو مقصد کیا تھا۔ قرآن خود بیان کر رہا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یقین تھا کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ یہ نہیں توڑ سکتا۔ اور ان کے اس یقین سے انکو جھوٹا ثابت کرنے کا اس سے بہتر کلام اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ ان کی ہستی ہل جائے کہاں ہم تو یہ مانا کرتے تھے کہ یہ بُت تو بڑے صاحب اقتدار ہیں۔ لیکن اب ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے نظارہ دیکھ لیا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ انہوں نے توڑا اور ہم سب کے دل کی گواہی ہے کہ نہیں توڑ سکتا۔ تو جھوٹ تو وہ ہوتا ہے جس میں غلط واقعہ کی یقین دہانی کی کوشش پائی جاتی ہے سچے واقعہ کی یقین دہانی کی کوشش کو جھوٹ کون کہتا ہے

ایک عجیب نکتہ

پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول سچائی کی طرف سے جا رہا تھا نہ کہ جھوٹ کی طرف۔ اس لیے اس کو جھوٹ اگر کہا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے صدیق نبی کے جھوٹ تو پھر اسی قسم کے ہیں کہ جن کو تم نے ڈھونڈ ڈھونڈ کے نکالا بھی تو اصل میں وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی سچائیاں ہی نکلیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک تو اس حدیث کی یہ حکمت ہے۔ دوسرا ایک نہایت ہی پیارا فقرہ حضرت امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں بیان فرمایا۔ وہ مجھے اس موقع پر بہت پیارا لگتا ہے۔ آپ اُن صاحب حکمت مفسرین میں سے ہیں جنہوں نے بہت سی ٹھوکروں سے بچنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ بڑے فہیم اور بڑے ذکی تھے۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں یہ تو مان سکتا ہوں کہ بخاری کے راوی نے جھوٹ بولا ہو۔ یہ نہیں مان سکتا کہ صدیقاً نبیاً نے جھوٹ بولا ہو یعنی دو ہی رستے ہیں ہمارے لیے یا یہ مان جائیں کہ خدا کے ایک سچے نبی نے جھوٹ بولا تھا یا یہ کہ بخاری کی حدیث کے کسی راوی نے جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کہا میرا جہاں تک تعلق ہے میں تو بڑی خوشی سے راوی کو جھوٹا قرار دوں گا بجائے اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جھوٹ منسوب کروں۔

پس اس حدیث کی کسی کو کوئی تشریح سمجھ آئے یا نہ آئے بنیادی بات یہی ہے کہ قرآن کی بنیادی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی کی نصیحت اور ساری زندگی کے عمل کے خلاف اگر کوئی حدیث کے غلط معنی کرتا ہے تو یا وہ معنی غلط یا اُس حدیث کے راوی جھوٹے وہ بات بہرحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

"ہمیں ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر سے ملنا ہے"

سادگی اور انتہائی بے تکلف زندگی کا ایک حسین مرقع

چھ فٹ ۲ انچ قد کے ایک بوڑھے سے بزرگ جن کا رنگ گندمی، چہرہ خوبصورت آنکھیں سیاہ چمکدار اور بڑی بڑی تھیں، سر پہ سفید عمامہ سا باندھے پاؤں میں دیسی جوتی پہنے، معمولی اور سادہ لباس میں ملبوس جس کا گریبان کھلا ہوا تھا۔ ذکر الٰہی میں مست قادیان کے باہر ایک کھیت میں کھڑے قریب ہی چرنے والے اپنی بھینسوں کی نگرانی کر رہے تھے آپ کے اس پُرسکون و پُرسکوت ذکر الٰہی کی تار اس فقرہ نے توڑی "ہمیں ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر سے ملنا ہے۔ وہ کس جگہ ملیں گے۔ یہ دو انگریز تھے جن کی نظروں سے ولایت میں ریویو آف ریلیجنز کا شمارہ گزرا تھا اور وہ اسے پڑھ کر اس رسالہ کے ایڈیٹر کے مداح ہو گئے تھے اور ارادہ کیا تھا کہ جب کبھی ہندوستان جانے کا موقع ملا اس کے ایڈیٹر سے ضرور ملیں گے جو اتنی عمدہ اور شاندار انگریزی لکھتا ہے اور اب جب یہ انگریز قادیان آئے تو ایڈیٹر صاحب کا گھر پوچھتے پوچھتے ادھر آ نکلے تھے۔

اس بزرگ نے ان دونوں انگریزوں کی طرف دیکھا اور پھر اپنی بھینسوں کو لیا اور ان سے کہا۔

"چلئے میں آپ کو ان کے مکان پر لے چلتا ہوں"

ایک سادہ سے مکان پہ پہنچ کر وہ بزرگ اندر داخل ہو گئے اور بیٹھک کھول دی اور انہیں اندر لے جا کر کہنے لگے۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں"

اس بزرگ کا مقصد تھا کہ انہیں چائے وغیرہ تیار کر کے پیش کی جائے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ "ہمیں ان کے گھر پہ ہی لے چلیں راستہ میں مل لیں گے"

جب انگریز دوستوں نے اصرار کیا اور کسی صورت بھی تھوڑی دیر کی مہلت نہ دی تو یہ بزرگ گویا ہوئے۔

"فرمائیے ـــ ریویو کا ایڈیٹر تو میں ہی ہوں"

ان الفاظ کا اس بزرگ کی زبان سے ادا ہونا تھا کہ انگریز حیران رہ گئے اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا کہ

ہم تو سمجھتے تھے کہ اس رسالہ کا ایڈیٹر کوئی انگریز ہوگا۔

ریویو کے ایڈیٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب فرشتہ اگرچہ ایم انگریزی تھے مگر بہت ہی سادہ لوح سادہ لباس اور سادہ بود و باش کے انسان تھے جیسا کہ مندرجہ بالا واقعہ سے ظاہر ہے اس قسم کے واقعات سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ایک واقعہ سیرت حضرت شیر علی کے صفحہ ۵۶ پر حضرت مولوی صاحب کے ایک دیرینہ رفیق محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے حوالہ سے موجود ہے کہ کئی سال ہوئے میاں محمد شفیع صاحب جو "م ش" کے نام سے اخبارات میں مضمون لکھتے ہیں ہمارے جلسہ سالانہ کی رپورٹ لینے کے لئے قادیان گئے اور ملک صاحب موصوف کے پاس ٹھہرے جب ہم جلسہ گاہ میں آئے تو میاں صاحب موصوف مجھ سے کہنے لگے ملک صاحب! کوئی ولی اللہ دکھلائیں۔

میں کسی فقیر ولی اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

ملک صاحب ان کے مطلب کو سمجھ گئے وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ان کے قریب سے گزرے مولوی صاحب اسی وقت اپنے کندھے پہ ایک موٹا کھردرا بھورے رنگ کا کمبل ڈالے ہوئے تھے جو ان کے روزمرہ کی کیفیت ہوتی تھی۔ محترم ملک غلام

فرید صاحب کہنے لگے۔

یہ ہمارے مولوی شیر علی صاحب ہیں ۱۹۰۲ء میں گریجویٹ ہوئے یورپ میں تین سال رہ آئے ہیں۔ انگریزی زبان کے بڑے ماہر ہیں۔ برسوں رسالہ ریویو انگریزی کے ایڈیٹر رہے ہیں اور اب قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

میاں محمد شفیع صاحب کہنے لگے۔ میں ایسے ہی فقیر کو دیکھنا چاہتا تھا اور پھر جب تک مولوی صاحب ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے میاں صاحب موصوف کی نظریں مولوی صاحب کا تعاقب کرتی رہیں۔

بقیہ اسپین

درمیان کوئی دشمنی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ دونوں اسی ایک خدا کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اگر آپس میں دشمنی ہو تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دونوں میں سے ایک مذہب جھوٹا مذہب ہے آپ نے فرمایا کہ ہم تو صرف محبت ہی سب کو دے سکتے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ یہ جماعت عربوں سے باہر دیگر مسلمانوں میں زیادہ پھیلی .... آپ نے عالم عرب اور عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا اور فلسطینی مہاجرین کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے تمام دنیا کے مستقبل کے بارے میں فکر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اس ہزار سال سے متعلق قرآنی پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اگر انسان نے توبہ نہ کی اور رُوبہ خدا نہ ہوا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ اپنا تعلق نہ جوڑا تو قرآن کریم کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔

اخبار "قرطبہ" ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

صفحہ نمبر ۲۔ محراب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اس کے نیچے لکھا ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام پیدرو آباد میں واقع نئی مسجد جس کا کل افتتاح کیا گیا ہے۔ کی محراب سے رشد و ہدایت کا درس دے رہے ہیں۔ اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے جماعت کے اراکین قرطبہ کے مضافاتی قصبہ میں ان کا خطبہ سن رہے ہیں۔

۲۔ مسجد اور افتتاح کے وقت کے احباب کی فوٹو کے نیچے لکھا ہے۔

"پیدرو آباد کی مسجد کا افتتاح ہو گیا"

یہ نظارہ کل پیدرو آباد میں احمدیہ مسجد کا ہے جہاں مسلمانوں اور مقامی آبادی کے لوگوں نے تقریب افتتاح کے تاریخی موقعہ پر اکٹھے وقت گزارا۔ یہ مسجد سات صدیوں کے بعد ہمارے ملک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے شرکت کرنے والے معززین میں سے نوبل پرائز یافتہ عبدالسلام صاحب اور یو این او کے سابق صدر (چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی تھے۔ جو افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے یہاں تشریف لائے۔

صفحہ ۳۔ امام جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد کی مسجد کا افتتاح فرما دیا۔ ایک نوبل انعام جیتنے والے اور ایک سابق صدر یو این او جنرل اسمبلی آپ کے ساتھ تھے

سپینش قوم محبت کے ہتھیار کے علاوہ اور کسی ہتھیار سے فتح نہیں کی جا سکتی: (خلیفۃ المسیح الرابع)

سات صدیوں سے جمعہ کی نماز کی غیر حاضری کے بعد کل قرطبہ کی سرزمین پر دوبارہ اس کی آواز سنی گئی ..... اس جماعت کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کا افتتاح کیا آپ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے جانشین ہیں جنہوں نے اکتوبر ۱۹۸۰ میں اس کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔

نہایت دلکش فضا میں پیدرو آباد کے باشندے اور پاکستانی لوگ اپنی مخصوص کھال کی ٹوپی اور اونی ٹوپی کے ساتھ نیز اور مختلف اقوام کے لوگ اور بڑی تعداد میں پریس کے نمائندے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہوئے تھے۔ ملکی اور غیر ملکی لوگوں نے ایک بجے نماز جمعہ ادا کی۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے وہی اہمیت رکھتا ہے جو عیسائی حضرات کے لیے اتوار کا دن یہ ظہر یا نصف دن کی نماز ہوتی ہے ۵ بجے عصر کی نماز ہوتی ہے یہ بھی ادا کی گئی جب کہ تمام افراد کے چہروں پر غیر معمولی جذبات اور خوشی تھی۔ ان کے علاوہ فجر کی نماز مسلمانوں میں سورج نکلنے سے قبل اور نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی اور نماز عشاء سونے کے لیے لیٹنے سے قبل ادا کی جاتی ہے

پیدرو آباد میں ایک میلے کا عالم تھا

سینکڑوں کاریں تھیں جو غیر ملکی نمبر پلیٹ سے پہچانی جا سکتی تھیں۔ مسلمان شرکاء نے شامیانے لگا رکھے تھے۔ مسجد کے بیرونی دروازے پر ایک چھوٹا سا دفتر قائم کیا گیا تھا جہاں بڑے بڑے بینرز لگے ہوئے تھے۔ انگریزی زبان میں لکھا تھا۔

MASJID BASHARAT, SPAIN
Built after 700 years
opening ceremony
Sep 10.1982
MOR PARA TADOS ODIO
PARA HADIE

یعنی

"LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE"

۔ تمام وقت ایک میلے کا عالم رہا۔ دو مینار جنہیں بانی جماعت احمدیہ قادیان کی مسجد کے مینارے کے مشابہ بنایا گیا ہے کے سامنے شامیانے لگے ہوئے تھے۔ جن کے نیچے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی شرکاء کرسیوں پر براجمان تھے۔ افتتاح کی تقریب سے قبل نماز ادا کی گئی۔ نماز کے لیے اتنے زیادہ لوگوں کی وجہ سے مسجد ناکافی ہو گئی۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں سامنے لکھا ہوا تھا۔ ایک طرف میزوں پر پھل اور مشروبات اور طرح طرح کی پیسٹریاں رکھی ہوئی تھیں اور جب افتتاح کی تقریب اختتام پذیر ہوئی تو جماعت کے افراد نے حاضرین کو یہ اشیاء پیش کیں۔

"ایک نوبل پرائز یافتہ اور ایک سابق صدر یو این او جنرل اسمبلی بھی موجود تھے"

مدعوئین میں سے جنہوں نے امام جماعت احمدیہ کی نیابت میں شرکت کی ان میں سے ایک تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یو این او کی اسمبلی کے سابق صدر، پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت انصاف کے سابق صدر تھے آپکی شخصیت اس لیے بھی اہم تھی کہ تمام شرکاء میں آپ ہی ایک واحد انسان تھے۔ جنہوں نے ذاتی طور پر بانی جماعت احمدیہ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے یہ گواہی دی کہ وہ ذاتی طور پر بانی جماعت احمدیہ کو ۱۱ سال کی عمر میں ملے تھے۔ اور آپ کو پہچانا تھا۔ یہ ایک قابلِ فخر موقعہ تھا۔ جو آپ کو ملا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تھے۔ جنہوں نے ۱۹۷۹ء میں نوبل پرائز حاصل کیا۔ آپ پہلے مسلمان تھے جو اس انعام کے مستحق قرار پائے آپ نے علمی اور سائنسی میدان میں جستجو اور تحقیق کے سلسلہ میں قرآن کریم کی تعلیم کا تذکرہ کیا۔

اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر کے دوران قرطبہ اور سپینش حکام کا شکریہ ادا کیا جن کی وجہ سے یہ مسجد تعمیر ہو سکی۔ اس کے بعد آپ نے انسانوں کے درمیان امن و آشتی۔ اتحاد و انصاف۔ بھائی چارہ اور مساوات کا پیغام دیا۔ اسی طرح آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے زمین کی خرید سے لے کر تعمیر مکمل ہونے تک کسی طرح سے مدد کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس مسجد کے افتتاح اور تعمیر سے باہمی احترام اور رواداری کا باب وا ہو گیا ہے حالانکہ مذاہب مختلف ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سبکو اپنی برکتوں سے نوازے آپ نے اپنے پیش رو احمدی خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز کہا کہ دنیا ایسی بہت سی اقوام میں جنہیں طاقت سے مطیع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سپینش قوم ان میں سے نہیں ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم سوائے محبت کے ہتھیار کے کسی اور ہتھیار سے زیر نہیں ہو سکتی۔

کیتھولک چرچ کی نمائندگی

افتتاح کے موقعہ پر جنرل انچارج پادری صاحب مارے ریانو اور دین صاحب بشپ کے نمائندہ کے طور پر موجود تھے۔ تمام وقت حکومت کی طرف سے انتظامیہ نے ٹریفک پولیس اور سول پولیس کو خدمت پر مامور رکھا جس نے پیدرو آباد میں ٹریفک کی کثرت کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو خوب نبھایا۔ اسی طرح خورد و نوش کی اشیاء کی بھی زبردست مانگ تھی۔ اور غیر ملکی کرنسی کے تبادلہ کے بھی قرطبہ کے گزشتہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔

آخری صفحہ پر دائیں طرف جوتے رکھنے کی جگہ کی فوٹو۔ بائیں غیر ملکی احمدی نمائندوں کی فوٹو پشت پر مسجد بشارت نیچے لکھا ہے۔

"پیدرو آباد میں کل ایک خبر پیدا ہوئی"

کل پیدرو آباد میں مسجد احمدیہ کے افتتاح سے ایک مقامی۔ قومی اور عالمی سطح کی خبر پیدا ہوئی ہے اور یہ دنیا کی ایک آبادی کے لیے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اور اس کے لیے جو فوٹو ہم نے چنے ہیں ان میں سے کچھ تو مذہبی ایمان کی عکاسی کرتے ہیں جو مسلمانوں کی مسجد میں دیکھنے میں آیا تمام دنیا کے احمدی نمائندے جو ہماری زمین میں تشریف لائے جن کے لیے ہماری جگہیں ناکافی ہو گئیں۔ نیز جوتے مقدس جگہ سے باہر اتارتے ہوتے ہیں۔ تمام دن مسجد کے ارد گرد آنے جانے والوں کا سلسلہ جاری رہا اور رسل و وسائل کے ذرائع حرکت میں رہے

اعلان دار القضاء

۳۔ مکرم امینہ بیگم صاحبہ مکان ۲۴ گلی ۲۴ شاہ پور درس روڈ باغبانپورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مستری تاج الدین صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۲۶ واقع محلہ دار النصر ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) مبشر احمد صاحب (۲) مظفر احمد صاحب (۳) منور احمد (۴) شمس الدین صاحب (۵) انور بیگم صاحبہ (۶) امۃ القیوم صاحبہ (۷) امۃ الحی صاحبہ (۸) رضیہ سلطانہ صاحبہ (۹) مسرت جہاں صاحبہ (۱۰) بشریٰ بیگم صاحبہ (۱۱) امۃ النصیر صاحبہ، پسران و دختران مرحوم،

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۲۶ دار النصر ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیوے

(ناظر۔ دار القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

دھوکہ باز انسان سچا مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ (مسلم)

ترجمہ:- ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص تجارت یا دوسرے لین دین میں دھوکہ بازی سے کام لیتا ہے اور ظاہر و باطن ایک جیسا نہیں رکھتا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

تشریح:- یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب آپؐ نے ایک غلہ فروش کے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ وہ اندر سے گیلا تھا مگر باہر سے خشک غلہ کی تہہ ڈال کر اس نقص کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس وقت آپ کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا۔ اور آپؐ نے غلہ فروش کو انتہائی ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ یہ دھوکہ بازی اسلام میں جائز نہیں اور جو مسلمان دھوکہ کرتا ہے اور خراب مال کو اچھا مال ظاہر کر کے بیچنا چاہتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور آپؐ نے حکم دیا کہ اگر تمہارے مال میں کوئی نقص ہے تو اس نقص کو ظاہر کرو اور پھر بیچو۔ تاکہ تمہارا خریدار نقص کو مدنظر رکھ کر قیمت کا فیصلہ کر سکے۔

آپؐ کی اس انتہائی تاکید کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات صحابہؓ میں اس قسم کا دلچسپ اختلاف ہو جاتا تھا کہ مثلاً بیچنے والا اپنے مال کی قیمت دو سو بتاتا تھا مگر خریدار کو اصرار ہوتا تھا کہ نہیں یہ مال تو تین سو روپے کا ہے مگر افسوس آجکل کئی مسلمان کہلانے والے لوگ تجارت میں بے دریغ دھوکہ کرتے۔ قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے اور کھانے پینے کی چیزوں میں اس طرح ملاوٹ کرتے ہیں کہ شائد شیطان بھی شرم سے منہ چھپاتا ہوگا۔ بلکہ بعض مسلمان تو حج بھی صرف اسی خیال سے کرتے ہیں کہ حاجی کہلانے سے ان کی تجارت کو زیادہ فروغ حاصل ہو جائے گا۔ میں ہرگز نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں لیکن جہاں قوم کا ایک معتدبہ حصہ اس قسم کی اخلاقی پستی میں مبتلا ہو وہاں ایسی قوم بدنامی کے داغ سے ہرگز بچ نہیں سکتی اور بہرحال ہمارے مقدس رسول (فداہ نفسی) کا سچا متبع وہی سمجھا جا سکتا ہے جو آپؐ کے حکم کو مان کر ہر قسم کے دھوکے اور فریب سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے ورنہ وہ اس وعید کی زد سے بچ نہیں سکتا کہ "مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ"

(از چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۱۰۹)

(فائدہ تعلیم - مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

تبدیلی پروگرام

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے شائع شدہ پروگرام میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ لجنات نوٹ فرمالیں۔

۱- صفیہ عزیز کی تقریر بعنوان "سیرت مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ" اب مکرمہ ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ کرینگی اور وہ تقریر جو مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے کرنی تھی جس کا عنوان "سیرت حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ" تھا وہ اب صفیہ عزیز صاحبہ کرینگی۔

۲- پروگرام اجتماع میں مزید دو تقریروں کا اضافہ کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

عنوان	مقررہ
۱- سیرت حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ	مکرمہ شمیم فضل صاحبہ
۲- جشن پنجاہ سالہ کے بعد سے لیکر اب تک کی لجنہ کی ترقی کا جائزہ	مکرمہ امۃ الحفیظ عابدہ زیروی صاحبہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں۔ احباب اپنا چندہ جلد ادا فرمائیں۔

ناظم وقفِ جدید

سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ میں مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت / نومبر بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کو منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع میں تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی حاضری لازمی ہے ان کے علاوہ ہر مجلس کو اپنے ہر بیس یا بیس ارکان کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوانے کا حق حاصل ہے۔ از راہِ کرم اپنی مجلس کے نمائندوں کے نام دس اکتوبر ۱۹۸۲ء تک ضرور بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے لجنات سرگودھا

لجنہ اماء اللہ ضلع سرگودھا کی سالانہ ضلع وار میٹنگ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ ۹ بجے صبح بمکان ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب 125-ج سٹیلائٹ ٹاؤن منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ۔ سرگودھا شہر و دیہات کی تمام صدرات اور سیکرٹریان کا پی پنسل لے کر وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔

بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف صدر لجنہ شہر و ضلع سرگودھا

تصحیح

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۲ء کے الفضل میں امریکہ میں جلسہ سالانہ کے زیر عنوان "تار" کا جو ترجمہ شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاطر ....." چھپ گیا ہے۔ اصل عبارت یوں ہونی چاہیئے۔ "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر سایہ ....." (وکیل التبشیر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۲ اگست بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیز نومولود محترم کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کا نواسہ اور محترم چوہدری ناصر احمد صاحب وڑائچ مرحوم آف چک ۷۰ جنوبی ضلع سرگودھا کا پوتا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

(شریف احمد وڑائچ پیپلز کالونی نمبر ۲ بازار چوک فیصل آباد)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ اگست کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد انور صاحب بٹ کا نواسہ اور مکرم بابو نواب دین صاحب صحابی مرحوم کا پوتا ہے بچے کا نام صغیر احمد تجویز کیا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(میاں مبارک احمد انصاف کمپنی فیصل آباد)

● میرے بھائی سید حمید احمد صاحب آف کینیڈا کو خدا تعالیٰ نے ۱۹ جولائی ۱۹۸۲ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "طاہرہ سعیدہ" تجویز ہوا ۵ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مشن ہاؤس کیلگری (کینیڈا) میں بچی کا عقیقہ ہوا۔ جس میں جملہ احباب جماعت کیلگری نے شرکت کی احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ صحت والی لمبی عمر دے اور اسم بامسمّٰی بنائے۔ آمین۔

(سیدہ نسیم سعید۔ راولپنڈی)

کلیرنس سیل

ایئر روم کولر، واشنگ مشین۔ سیونگ مشین الیکٹرک، بیڈ شیٹ فین اعلیٰ کوالٹی، گاؤن جوتے۔ کھلی اون، ڈیکوریشن پیس اور جنرل سٹورز کی اشیاء نہایت کم نرخوں پر خرید فرماویں۔ یہ رعایت عید الاضحیٰ تک ہے۔

● مونس سپورٹس اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر احمدی گھرانہ میں ماہنامہ انصار اللہ کا آنا ضروری ہے

سالانہ چندہ پندرہ روپے

مینجر ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• ۱۰ اگست کو تقریباً ۸ بجے صبح ہمارے نانا جان چوہدری شرف الدین آف ربوہ کے ضلع سیالکوٹ اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

میرے پیارے نانا جان ایک پُراثر شخصیت کے مالک تھے آپ پابند صوم وصلوٰۃ اور بڑے مہمان نواز تھے جماعت احمدیہ کی ہر تحریک میں بھرپور حصہ لیتے۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد سوائے عرصۂ بیماری کے سارا عرصہ جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ لمبا عرصہ جماعت احمدیہ ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کے سیکرٹری مال۔ صدر۔ زعیم انصار اللہ رہے تندرستی کے زمانہ میں اجتماع ہوتا یا مشاورت آپ ضرور شامل ہوتے۔ آپ نے ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے پیچھے چھ لڑکے تین لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں ہم اُس بزرگ وبرتر ہستی سے بخشش کے طلبگار ہیں کہ وہ ہمارے بہت ہی پیارے نانا جان کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص قرب سے نوازے اور اپنے فضل وکرم کا سایہ ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور ہمیں اپنے پیارے امام کے فرمان کے مطابق راضی بہ رضا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی درخواست ہے۔

(وقار بن بشیر۔ بھوپال والا)

تقریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۰ اگست کو خدام اور اطفال کا تقریری مقابلہ کروایا گیا۔ پروگرام بعد از نماز جمعہ شروع ہوا۔ اس میں پانچ خدام اور چار اطفال نے حصہ لیا۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق خدام میں اوّل مکرم منصور احمد صاحب، دوئم مکرم عبدالطیف صاحب قرار پائے۔ اطفال میں اوّل عزیزم محمد اکرم صاحب، دوئم اشفاق احمد صاحب سوئم ناصر محمود صاحب قرار پائے آخر میں مربی حلقہ مکرم محمد اشرف عارف صاحب نے خدام اور اطفال کو اچھی نصائح کیں اور انعامات تقسیم کئے اجتماع میں حافظ ملک عبدالسلام صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر سے بہتر رنگ میں خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اسلم قائد مجلس پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں شعبہ جراحی میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جاوے گی۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ہوں نیز یہ تحریر کریں یہ کیا رہائش کی ضرورت ہوگی اور اگر ملازمت پر ہیں تو موجودہ تنخواہ کیا ہے

۱۔ ایک اسامی ANAESTHAETIST

۲۔ سٹاف نرس برائے اپریشن تھیٹر۔ ایک اسامی

۳۔ اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ ایک اسامی

۴۔ میل نرس تین اسامیاں

۵۔ اپریشن تھیٹر اپرنٹس۔ جو کم از کم میٹرک پاس ہو۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹنڈر کھال قربانی مطلوب ہے

عیدالاضحیہ قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر ربوہ میں ایک ہزار سے زائد قربانیاں ہوتی ہیں اگر کوئی ربوہ سے باہر احمدی احباب کھالوں کا کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو وہ احباب قربانی کے جانوروں کے ریٹ لکھکر بند لفافہ میں مندرجہ ذیل پتہ پر ٹنڈر مورخہ ۲۵/۹/۸۲ کی شام تک بھجوا دیں۔

ٹنڈر۔ گائے، بکرا۔ چھترا، دنبہ کے علیحدہ علیحدہ ریٹ ہوں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۴ ستمبر ۱۹۸۲ء

یومِ تحریکِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال تحریکِ جدید کا یوم بتاریخ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ منانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ خلافت رابعہ کا یہ پہلا یوم تحریک جدید ہے۔ اس کے منانے کے طریق میں ایک انقلابی تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے یوم تحریک جدید وصولی کا کام شروع کرنے کیلئے منایا جاتا تھا۔ امسال آپ نے یوم تحریک جدید وصولی کے کام کے کامیاب انجام کا اعلان کرنے کیلئے منانا ہے۔ لہٰذا ۲۴ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ان جماعتوں کے نام بغرض دعا پیش کئے جائیں گے جو اس تاریخ سے پہلے وصولی کے کام کو سو فیصد عمل میں لے آئیں گی پس

۱۔ وصولی کا کام ابھی سے شروع کر دیجئے اور ۲۳ ستمبر کو اسے ۱۰۰٪ بنا دیجئے۔

۲۔ ۲۳ ستمبر تک مرکز میں جماعت کا نام بھجوا دیجئے۔

۳۔ ۲۴ ستمبر کو جمعہ کے خطبہ میں اعلان فرما دیجئے کہ آپ کی جماعت اس مقصد میں کامیاب ہوئی یا نہیں ہوئی۔

۴۔ اگر ۲۴ ستمبر کو آپ ۱۰۰٪ فیصد کی خوشخبری نہ سنا سکیں تو ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کی تلافی فرما کر مرکز کو مطلع فرما دیں تاکہ نیا سال شروع ہونے سے پہلے آپ تحریک جدید کے مالی میدان میں سرخرو ہو کر اپنے محبوب امام کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیوالے بن سکیں

شبیر احمد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

دعا کے لئے مندرجہ ذیل درخواستیں موصول ہوئی ہیں:۔

۱۔ خاکسار کے ماموں محترم محمد یٰسین صاحب متعلم بی ایس سی درد گردہ سے بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

(مصطفیٰ تبسم گول بازار۔ ربوہ)

۲۔ مکرم ملک محمد صادق صاحب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ پیٹ میں تکلیف اور دل کی کمزوری کی وجہ سے علیل ہیں۔

(منور احمد کھوکھر انسپکٹر وقف جدید مقیم گوجرہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ قریباً ایک ماہ سے گلے میں تکلیف کے باعث علیل ہیں کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

(نجم الثاقب انسپکٹر قربانی لاہور)

۴۔ خاکسار کی خالہ جان دس روز سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں اب اگرچہ پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔

(حافظ ظہور احمد چوہدری)

۵۔ محترم چوہدری ولی محمد صاحب نے منڈی صادق گنج میں کاروبار شروع کیا ہے اس میں برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صلاح الدین ملتان روڈ۔ لاہور)

۶۔ عزیزہ امۃ المجیب دختر چوہدری عزیز احمد صاحب (مرحوم) عرصہ دراز سے علیل ہے۔ اب ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔

۷۔ مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر قمر احمد صاحب کا عباسی شہید ہسپتال کراچی میں پتہ کا آپریشن ہو رہا ہے۔

۸۔ میرا بیٹا رشید احمد بٹ کاروباری طور پر پریشان ہے

(خورشید بیگم بنی سر روڈ۔ سندھ)

۹۔ خاکسار کی بہو ٹائیفائیڈ بخار اور بعض دیگر عوارض سے بیمار ہے خاکسار کے گردہ میں بھی پتھری ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور کمزوری ہے

(ناظر علی خان چک ۶۰ کھیم سنگھ والا۔ ضلع لاہور)

۱۰۔ مکرم محمد حنیف صاحب مجاہد سیلونی عرصہ سے بیمار ہیں اور ان دنوں مری سینٹوریم میں زیرِ علاج ہیں۔

(شبیر تبشیر احمد۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

ایک گزارش

خاکسار درجہ شاہد کا مقالہ لکھ رہا ہے جس کا عنوان "ساہیوال میں احمدیت" ہے اس بارہ میں اگر کسی دوست کے پاس معلومات ہوں تو وہ براہ کرم ان سے خاکسار کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں شکریہ۔ (انوار احمد انوار۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقارِ عمل ہے وقارِ جماعت

قائدین کرام ۲۴ ستمبر کو مثالی وقارِ عمل منانا نہ بھولیں!

مہتمم وقارِ عمل

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بقیہ: سپین

کی ایک اہم شخصیت نے بھی شرکت کی۔ یہ عمارت قرطبہ کے لئے صرف ایک عمارت ہی نہیں بلکہ رواداری کی حامل ایک اہم اور یادگار تاریخی عمارت ہے۔ یہ وہی تاریخی رواداری اور بھائی چارہ ہے جو قرطبہ کے دورِ سابق میں خلفاء کے زمانہ میں کارفرما ہوتا تھا.....

اس نئی مسجد کے خوبصورت سفید مینار دریائے وادی الکبیر کے کنارے پر پیدرو آباد کے اس قصبہ میں تاریخی اہمیت کے جذبات بیدار کر دیتے ہیں۔ اس سے انکار نہیں کہ موجودہ قرطبہ اور اندلس میں عیسائی حکمرانی کی جڑیں مضبوط ہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ باہمی رواداری کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ امر تاریخ سابقہ کے زخموں کے اندمال کا قانونی حل ہے مذہبی آزادی کی فضا میں جس کی گنجائش آئین میں موجود ہے ہم جماعت احمدیہ کو قرطبہ میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور وہ جو ان کے پیغامِ امن کو قبول کرنا پسند کرتے ہیں ان کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور "مذہبی جنگوں" کے ذکر سے دور ہی رہتے ہیں کیونکہ اس موقع پر اُن کا ذکر باہمی رواداری اور بھائی چارے کی فضا کی ضد ہوگا اور یہ لوگ ہمارے درمیان باہمی رواداری اور بھائی چارہ ہی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

صفحہ ۳

.. ۷ سال کے بعد قرطبہ کے انچارج پادری اور مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کی اہم شخصیات کی موجودگی میں جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد میں اپنی مسجد کا افتتاح کیا۔

.....

اس تقریب میں نصف کے قریب وہ لوگ شامل تھے جو جماعت احمدیہ کی تمام دنیا کی مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے ہیں جن میں سے زیادہ تر برطانیہ کی جماعت احمدیہ کے ممبران تھے۔ باقی کے پیدرو آباد اور اس کے ہمسایہ میں بسنے والے لوگ تھے۔ شرکاء میں عالمی شہرت کی مالک اہم شخصیات بھی تھیں جو اندلس اور تمام دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنے کا عزم رکھتی تھیں۔ ان میں مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان اور یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فزکس میں نوبل پرائز یافتہ، دو خاص قابل ذکر شخصیات تھیں۔ مسجد بشارت میں تمام دن آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ سپینش اور دیگر زبانوں کی آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں۔

اصل تقریب پر دو گھنٹے صرف ہوئے جو کھلی فضا میں منائی گئی۔ اس میں قرطبہ کے انچارج پادری صاحب بھی شریک ہوئے۔

سابق وزیر خارجہ اس مجلس میں ایسی واحد شخصیت تھے جنہوں نے بانی جماعت احمدیہ حضرت احمد آف قادیان کو ذاتی لحاظ سے پہچانا اور اسی نسبت سے انہوں نے شرکاء سے خطاب فرمایا۔

نوبل پرائز یافتہ صاحب نے بھی قرآن کریم اور اسلام کے عملی پہلو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ علم کا حصول اور اس کی جدوجہد ایک مومن مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔ اسی طرح کرم الٰہی ظفر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر جنوبی ایشیاء، مشرقی، مغربی اور وسطی افریقہ، یورپ اور امریکہ کے ممالک کے نمائندوں کے پیغامات اور مبارکباد اور سلام پہنچائے گئے۔ سب سے آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنا پیغام امن و محبت۔ اطمینان و انصاف اور مساوات پیش کیا۔ نیز آپ نے مقامی اور ملکی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ایسی اقوام بھی ہیں۔ جنہیں قوت سے جیتا جا سکتا ہے مگر سپینش قوم ایسی قوموں میں سے نہیں ہے۔ آپ نے کہا آپ کا راستہ قرآن کا راستہ ہے۔ اس طرح یہ تقریب افتتاح اختتام پذیر ہوئی۔ یہ دو مختلف اقوام کا ملاپ تھا۔ مذہبی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لوگ مسجد میں تمام دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ پہلی صبح چھ ساڑھے چھ بجے۔ دوسری ۱½ بجے دن کے وقت یا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز جو بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ پھر پانچ بجے، پھر ۸½ بجے شام اور پھر رات کے ۱۰¼ بجے پڑھتے ہیں۔

۳ کروڑ افراد کی ایک مسجد

سرکاری طور پر اجازت ملنے کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا آغاز سنگ بنیاد سے ۱۹۸۰ء کے اکتوبر میں ہوا اور اس کی تعمیر اس سال فروری میں مکمل ہوئی۔

اس مسجد احمدیہ سپین کے آرکیٹکٹ قرطبہ کے لوپیز ای لوپے دے ریلو ہیں اور پیدرو آباد کے ایک تعمیراتی ادارے نے اسے تعمیر کیا ہے۔ ۶۲۳۳ مربع میٹر کی زمین میں ۶۲۳ مربع میٹر تعمیر شدہ عمارت ہے۔

طرز تعمیر جاذب ہے جو ماحول کے قدرتی مناظر کو بگاڑتا نہیں ہے بلکہ جو مناظر قدرت میں جچتا ہے۔ اس کے آرکیٹکٹ اور معمار کے مطابق اس کی طرز تعمیر قرطبہ کی پسندیدہ طرز میں ہے۔ مثلاً محراب اور صدر دروازے۔ البتہ مینارے جو آسمان کی بلندی کو چھوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بانی جماعت احمدیہ کے شہر کی مسجد کے مینارے کی نقل ہیں۔ عمارت کی شکل (انگریزی حرف) L کی طرح ہے جس کا ایک مسجد والا حصہ جس میں محراب ہے مکہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

یورپ میں ۲۰ ہزار ممبروں پر مشتمل ایک جماعت

اسلام میں احمدیہ جماعت قادیان کے حضرت احمد کے ذریعہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے شہر (ہندوستان) میں قائم کی گئی۔ یہ اسلام کے عقیدے کی رو سے مسیح موعود ہیں اور جماعت احمدیہ ان کے متعلق یہی خیال کرتی ہے۔ آپ ۱۸۳۵ء میں ایک مغل خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی آمد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد ہوئی تھی۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو یہ لوگ پاکستان میں ہجرت کر کے آگئے اور ربوہ کا شہر بسایا جو ان کا مرکز ہے۔ آج یہ جماعت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ان کے امام کے کہنے کے مطابق یورپ میں ان کے ۲۰ ہزار کے قریب ممبر پائے جاتے ہیں جن میں سے زیادہ برطانیہ میں رہتے ہیں۔

۱۹۰۸ء میں بانی جماعت احمدیہ نے وفات پائی۔ موجودہ امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس جماعت کے چوتھے جانشین ہیں اور مسجد جس کا افتتاح پیدرو آباد میں ہوا ہے یہ سپین میں ان کی پہلی مسجد ہے جو قرطبہ کی جماعت کے امام کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے پانچ ہمراہی اراکین کے لئے ہے۔

ان کا پیغام باہمی اتحاد کا پیغام ہے جو کہ تمام مذاہب کے درمیان ہونا چاہئے عام لوگوں میں ان لوگوں کے طور طریق اور طرزِ زندگی کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے تجسس پایا جاتا ہے۔

میغل گارسیا صاحب جو اس قصبہ کے میئر ہیں انہوں نے عام لوگوں کے خیالات ہمیں یہ بتائے کہ ان میں حاسدانہ جذبات بیدار ہو رہے ہیں۔ ان کو یہ "مُور" کہتے ہیں اور پھر کچھ توقعات بھی وابستہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بار پھر ہمیں جیتنے کے لئے آئے ہیں۔

میئر صاحب نے بتایا کہ میں ذاتی طور پر اس مسجد کی تعمیر کو مثبت انداز میں دیکھتا ہوں۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے یہ آئین کے تحت مذہبی آزادی کے حق کی تکمیل ہے اور معاشی نقطہ نظر سے اس کی تعمیر سے بہت سے خاندانوں کا بھلا ہوا ہے اور قصبہ کی بلدیہ کو فائدہ ہوا ہے۔

صفحہ ۴

اس افتتاح کا مطلب امام جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ ہے کہ تا اس سے اندلس کو روحانی طور پر جیتا جا سکے۔

مسجد کی افتتاح کی تقریب کے بعد اس عالمگیر جماعت کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اس میں افتتاح کی تقریب کے ایک خاص معانی بیان کئے۔

آپ نے فرمایا یہ مسجد اس لئے بنائی گئی ہے تاکہ سپینش قوم اپنے دل اسلام کے لئے وا کرے۔ آپ نے قرآنی پیشگوئی بیان فرمائی کہ جس میں تمام دنیا کے اسلام کو قبول کرنے کا ذکر ہے اور اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ سپینش قوم بھی اس روحانی فتح میں شامل ہے۔ سپین میں پیدرو آباد کو مسجد کے چناؤ کے لئے منتخب کرنے کی وجہ ان سے پہلے خلیفہ بیان کر چکے ہیں اور وہ وجہ یہ تھی کہ اس علاقہ کے لوگ بہت محبت کرنے والے اور مہمان نواز ہیں اور محبت کو سمجھنے کی اہلیت دوسروں سے زیادہ رکھتے ہیں۔ اور یہی ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے تمام اخراجات برطانیہ کی جماعت احمدیہ کے افراد نے ادا کئے ہیں۔ اور فی الحال فوری طور پر مزید مساجد بنانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عمارت کی تاریخی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ مومن دلوں کی پناہ گاہ ہے اور پانچ قرطبی احمدیوں کے لئے اب مزید مسجد کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے قرطبہ کے احمدیوں کو کہا کہ چونکہ آپ کے دل حقیقی مسلمان ہیں اس لئے آپ تمام سپینش لوگوں کو فتح کرنے کے قابل ہیں۔

کیتھولک چرچ کے ساتھ تعلقات

کیتھولک چرچ کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں کی البتہ یہ کہا کہ اصولی طور پر دو مذاہب کے

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah